فضائل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ۔ والد کا نام ابوقحافہ عثمان بن عامر۔ عام الفیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد یعنی ہجرت سے تقریباً اکیاون (۵۱) سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں اور مالداروں میں ہوتا تھا۔ قبائل کے انساب اور ان کی خبروں کے بارے میں خوب دسترس تھی۔ عالم قریش کے لقب سے موسوم تھے۔ مکہ کے لوگوں کے فیصلے بھی کیا کرتے تھے۔ جاہلیت میں ہی نیک عادات کے حامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام سے پہلے ہی تعلق تھا۔ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ہجرت کے سفر میں رفیق تھے اور یار غار کا شرف حاصل ہوا۔ تمام غزوات میں حاضر باش تھے۔ اسلام کی خاطر جان و مال کی بے دریغ قربانی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ خلیفہ بنے اور مرتدین اور مانعین زکوۃ سے جہاد کیا۔ آپ کی خلافت میں شام اور عراق کا بڑا حصہ فتح ہوا۔ ۱۳ ہجری ۲۲ جمادی الثانی کو آپ کی وفات ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی مدت خلافت تقریباً ۲ سال تین مہینے اور بیس یا دس دن ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تقریباً ایک سو بیالیس ۱۴۲ احادیث مروی ہیں۔ (تہذیب للنووی)۔

وہ خلافت کے افق کا مسکراتا آفتاب	وہ صداقت کے فلک کا ماہتاب جلوہ بار
مثل سایہ جو رہا خیر الوری کے ساتھ ساتھ	وہ رفیقِ راہِ ہجرت با وفا وہ یار غار
مژدۂ لا تحزنوا لا تقنطوا کا مستحق	وہ نویدِ جنت الفردوس کا آئینہ دار
جس کا زانو تکیۂ محبوبِ ربّ العالمین	جس کے سر پر سایۂ صد رحمت پروردگار
اوّلیں تصدیقِ معراجِ نبوت جس نے کی	جس کے لب اوراقِ گل جس کی زباں باغ و بہار
بخشش و خیرات میں ابرِ بہاراں جسکے ہاتھ	پاؤں جس کے عزم اور ہمت میں کوہ استوار
جس نے کی اذنِ نبوت سے امامت، وہ امام	مظہر معراجِ حق جسکی نمازِ پر بہار
جس کے گھر کی چاندنی قصرِ نبوت میں رہی	جلوہ پاش و جلوہ افگن جلوہ آرا، جلوہ بار
جس نے گھر کا سب اثاثہ بہرِ حق دے کر کہا	بس ہے کافی رب اکبر اور رسولِ کردگار
جس کے آگے سر نہادہ حیلہ جویانِ زکوۃ	اور جھوٹے لاف گویانِ نبوت جس سے خوار
وہ امیر المومنین ، بو بکر ، روح اتقا	صادق و صدیق اکبر زاہدِ شب زندہ دار

اے خلافت کے امیں مسند نشینِ اولیں
سطوتِ عالم تری شانِ خلافت پر نثار

(دادا جناب رفیع احمد صبا متھراوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دس ستارے سے انتخاب)

آیات

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ اور اخلاص۔

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ (سورۃ اللیل)

ترجمہ: اور اس آگ سے وہ شخص دور رکھا جائے گا جو سب سے زیادہ تقوی والا ہے (۱۷) جو اپنا مال اس لئے خرچ کرتا ہے تا کہ پاک ہو جائے (۱۸) حالانکہ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جاتا (۱۹) البتہ وہ صرف اپنے رب کی خوشی چاہتا ہے جس کی شان سب سے اونچی ہے (۲۰) یقیناً وہ عنقریب خوش ہو جائے گا (۲۱)۔

فائدہ: آیت بالا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں جس میں ان کے ذیل خصوصی فضائل مذکور ہیں۔

(۱) ان کو آگ سے دور رکھا جائے گا (۲) وہ سب سے زیادہ تقوے والے ہیں، اور جو تقوے والا ہوتا ہے وہی اللہ کے نزدیک عزت والا ہوتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (۳) اللہ کے لئے وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں (۴) ان کا اخلاص کامل ہے (۵) کسی کے بدلے میں مال خرچ نہیں کرتے (۶) صرف اللہ کی خوشی کو چاہتے ہیں (۷) وہ جنت میں داخل ہوں گے (۱۱) اللہ ان کو اتنا دے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے (۱۲) یت میں یہ جملہ قابل غور ہے وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ترجمہ اور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لسوف یعطیك ربك فترضیٰ کہ آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا

کہ آپ راضی ہوجائیں گے اور حضرت ابوبکر کے لئے یہ ارشاد ہے جس سے حضرت ابوبکر کا رسول اللہ ﷺ سے قرب کا پتہ چلتا ہے، نیز یہ کہ اللہ کے نزدیک حضرت ابوبکر کا درجہ نبی ﷺ کے بعد ہے۔

(۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا قرآن سے ثبوت۔

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِيَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ (سورۃ التوبۃ)

ترجمہ: اگر تم ان (نبی اکرم ﷺ کی) مدد نہیں کروگے، تو (ان کا کچھ نقصان نہیں، کیونکہ) اللہ ان کی مدد اس وقت کرچکا ہے، جب ان کافروں نے ایسے وقت ان کو (مکہ سے) نکالا تھا جب وہ دو آدمیوں میں دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ چنانچہ اللہ نے ان پر سکینہ اپنے طرف سے نازل فرمائی، اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آئے، اور کافروں کا بول نیچا کر دکھایا، اور بول تو اللہ ہی کا بالا ہے۔ اور اللہ غالب بھی ہے، حکمت والا بھی۔

فائدہ: آیت میں ہجرت کے قصے کی طرف اشارہ ہے جب نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں غار ثور میں تھے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی حفاظت کی پریشانی تھی، جس پر اللہ تعالی نے ان کو تسلی دی۔ آیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) دین کی خاطر مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا (۲) ان کی ہجرت کا مقبول ہونا (۳) ان کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت میں ہونا (۴) ان کا صحابی ہونا، صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ایسے صحابی ہیں جن کا صحابی ہونا قرآن سے ثابت ہے (۵) اللہ کا ان کو تسلی دینا (۶) نبی اکرم ﷺ کا ان کو تسلی دینا (۷) ان کے ساتھ اللہ کی خصوصی معیت کا ہونا (۸) اللہ کا ان پر سکینہ نازل فرمانا (۹) غیبی لشکروں سے ان کی مدد کرنا (۹) ان کا مؤمن صادق ہونا (۱۰) آیت میں اللہ تعالی نے صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی مدد نہ کرنے پر عتاب فرمایا (۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کا ثانی (دوسرا) ہونا، اور خلیفہ کو اصل کا ثانی کہا جاتا ہے۔

(۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اہل خیر میں سے ہونا۔

وَلَا يَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ يُّؤۡتُوۡۤا اُولِى الۡقُرۡبٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۖ وَلۡيَـعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا‌ ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۲﴾ (سورۃ النور)

ترجمہ: اور جو تم لوگوں میں سے اہل خیر اور مالی وسعت رکھتے ہیں، وہ ایسی قسمیں نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے، اور انہیں چاہئے کہ معافی اور درگذر سے کام لیں، کیا تم کو پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے؟ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

فائدہ: جب منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، (جن کی براءت اس سے پہلے والی آیات میں مذکور ہے) اس میں چند مخلص مسلمان بھی منافقین کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے، جن میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے جو مہاجر بدری صحابی تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد بھی فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ حضرت مسطح بھی اس تہمت میں شریک ہیں تو انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ ان کی مالی امداد نہیں کروں گا۔ آیت مذکورہ میں اللہ تعالی نے محبت بھرے انداز میں اس بات پر متنبہ فرمایا۔ ان کے ذیل فضائل اس آیت میں مذکور ہیں۔

(۱) ان کا اہل خیر میں سے ہونا (۲) لوگوں کی مالی امداد کرنا (۳) اللہ تعالی کا ان کی مغفرت کا ذکر کرنا (۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے حکم کے آگے سر جھکانا (۵) اللہ کا ان سے درگذر و معافی کی سفارش کرنا۔

اے مجاہد! دردِ ملت تھا تری ہر بات میں   تو محمد ﷺ کا رفیق خاص تھا غزوات میں
عجز کا عالم یہ تھا ملبوس میں پیوند تھے   اپنی خاطر سارے بیت المال کے در بند تھے

احادیث

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم ﷺ پر سب سے زیادہ احسان۔

عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال ان من امنّ الناس علی فی صحبته و ماله ابوبکر ۔ و عند البخاری

ابابکر ولو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابابکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام و مودته، لا تبقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر ۔ وفی روایة لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لا تخذت ابابکر خلیلا ۔ (متفق علیه، مشکوٰۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ لوگوں میں میرا ساتھ دینے میں اور مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں ۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دلی کی گہرائی سے دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی اور اسلامی محبت ہے، مسجد میں ابوبکر کے روشندان کے علاوہ کسی اور کا روشندان باقی نہ رہے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا ۔

فائدہ: وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے روشندان کے علاوہ اور تمام لوگوں کے روشندانوں کو بند کروادیا تھا جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ہے ۔ اور اس میں جو خلیل بنانے کی نفی ہے اس سے مراد وہ دوست ہے جو دل کے رازوں سے بھی واقف ہو اور تمام معاملات میں اس کی طرف رجوع کیا جائے ۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ اس طرح کا تعلق رسول اللہ ﷺ نے صرف اللہ تعالیٰ شانہ سے ہی رکھا تھا۔

(۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کی زبانی اللہ کے نزدیک خلافت کا سب سے زیادہ اہل و مستحق ہونا۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال لی رسول الله ﷺ فی مرضه ادعی لی ابابکر اباك و اخاك حتی اکتب کتابا، فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا ولا و یابی الله و المؤمنون الا ابا بکر (مسلم) ، و فی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا ۔ (مشکوٰۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض (وفات) میں فرمایا کہ اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک اہم بات لکھ دوں ۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرنے لگے اور کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ میں (خلافت کا زیادہ) حقدار ہوں ۔ حالانکہ اللہ بھی اور تمام مؤمن بھی ابوبکر کے علاوہ کسی اور پر راضی نہیں ہوں گے ۔

(۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کے بقیہ کام کو انجام دینا۔

عن جبیر بن مطعم قال اتت النبی ﷺ امرأة فکلمته فی شئ فامرها ان ترجع الیه ۔ قالت یارسول الله ! ارایت ان جئت ولم اجدك، کانها ترید الموت ؟ قال فان لم تجدینی فاتی ابابکر ۔ (متفق علیه، مشکوٰۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی چیز کے بارے میں بات کی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوبارہ آنا ۔ اس نے کہا اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی اگر آپ کی وفات ہو چکی ہو تو ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا (وہ تمہاری ضرورت پوری کردیں گے) ۔

(۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

عن عمرو بن العاص ان النبی ﷺ بعثه علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت ای الناس احب الیك ؟ قال عائشة ۔ قلت من الرجال ؟ قال ابوها ۔ قلت ثم من ؟ قال عمر فعد رجالا فسکت مخافة ان یجعلنی فی آخرهم ۔ (متفق علیه، مشکوٰۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو نبی ﷺ نے ذات سلاسل کی طرف امیر لشکر بنا کر بھیجا ۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے ؟ آپ نے فرمایا عائشہ ۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے والد (ابوبکر) ۔ میں نے پوچھا پھر کون ؟ آپ ﷺ نے فرمایا عمر ۔ پھر آپ مختلف آدمیوں کو شمار کرتے رہے تو میں خاموش ہوگیا اس خوف سے کہ آپ مجھے سب سے آخر میں نہ کردیں ۔

(۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر ہونے کی گواہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی۔

عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ ؟ قال ابو بکر ، قلت ثم من ؟ قال عمر ، و خشیت ان یقول عثمان، قلت ثم انت ؟ قال ما انا الا رجل من المسلمین ۔ (بخاری، مشکوٰۃ ۵۶۳)

ترجمہ: محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے ؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر ۔ میں پوچھا پھر کون ؟ کہا عمر ۔ مجھے خوف ہوا کہ وہ اس کے بعد عثمان کہیں گے تو میں نے کہا پھر آپ ؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں ۔

(۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صحابہ کی نظر میں سب سے افضل ہونا۔

عن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی ﷺ لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان، ثم نترك اصحاب النبی ﷺ لا نفاضل بینهم ۔ (بخاری) وفی روایة لابی داود قال کنا نقول و رسول الله ﷺ حی افضل امة النبی ﷺ بعده ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی الله عنهم ۔ (مشکوۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان ۔اس کے بعد ہم صحابہ میں فضیلت کو چھوڑ دیتے تھے ۔(بخاری) ابوداود کی روایت میں ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ اس امت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر اور پھر عثمان ۔

(۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسانات کا بدلہ اللہ ہی دیں گے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناه ما خلا ابا بکر ۔ فان له عندنا یدا یکافئه الله بها یوم القیامة ۔ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر ، ولو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ، الا وان صاحبکم خلیل الله ۔ (ترمذی، مشکوۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا بھی ہم پر احسان تھا ہم نے اس کا بدلہ اتار دیا ہے سوائے ابو بکر کے احسانات کا ، ان کا ایسا بڑا احسان ہے کہ اللہ ہی اس کا بدلہ ان کو قیامت کے دن عطا فرمائیں گے ۔ مجھ کو کسی کے مال نے ایسا نفع نہیں دیا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا ۔ اگر میں کسی کو خلیل (دل کی گہرائی سے دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا ۔ غور سے سنو اللہ نے تمہارے نبی کو اپنا خلیل بنایا ہے ۔

(۸) حضرت ابوبکر کا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نظر میں سب سے بہتر ہونا۔

عن عمر قال ابو بکر سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول الله ﷺ ۔ (ترمذی، مشکوۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوبکر ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ کو ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں ۔

(۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار غار بھی اور یار حوض بھی۔

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار و صاحبی علی الحوض ۔ (ترمذی، مشکوۃ ۵۶۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا کہ تم غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہوگے۔

(۱۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امامت کے لئے سب سے زیادہ اہل ہونا۔

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ لا ینبغی لقوم فیهم ابو بکر ان یؤمهم غیره ۔ (ترمذی، مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر ہوں ان کے لئے مناسب نہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور امامت کرے۔

(۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نیکیوں میں سب سے آگے ہونا۔

عن عمر قال امرنا رسول الله ﷺ ان نتصدق و وافق ذلك عندی مالا ، فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته یوما ۔ قال فجئت بنصف مالی ، فقال رسول الله ﷺ ما ابقیت لأهلك ، فقلت مثله ۔ و اتی ابو بکر بکل ما عنده ، فقال یا ابا بکر ! ما ابقیت لاهلك ، فقال ابقیت لهم الله و رسوله ۔ قلت لا اسبقه الی شئ ابدا ۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا ، اس وقت میرے پاس کافی مال تھا ، میں نے کہا کہ اگر میں کسی دن ابوبکر سے آگے بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ سکتا ہوں ۔ میں اپنے مال کا آدھا حصہ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ؟ میں نے عرض کیا اتنا ہی چھوڑ کر آیا ہوں ۔ ابوبکر اپنا سارا مال لیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ، آپ نے دریافت فرمایا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے ۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کسی چیز میں بھی آگے نہیں بڑھ سکتا ۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس   صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

(۱۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آگ سے آزاد ہونا۔

عن عائشة ان ابا بکر دخل علی رسول الله ﷺ فقال انت عتیق الله من النار ، فیومئذ سمی عتیقا ۔ (ترمذی،

مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کے (عتیق) آگ سے آزاد کردہ۔ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

(۱۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بكر ثم عمر ، ثم آتی اهل البقيع فيحشرون معی، ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين ۔ (ترمذی، مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین پھٹے گی (اور میں باہر آؤں گا) پھر ابوبکر پھر عمر، پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا ان کو میرے ساتھ جمع کیا جائے گا اس کے بعد میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ مجھے ان کے ساتھ حرمین کے درمیان حشر میں پہنچایا جائے گا۔

(۱۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امتیوں میں سے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ اتانی جبريل فاخذ بيدی فارانی باب الجنة الذی يدخل منه امتی ، فقال ابو بكر يا رسول الله ! وددت انی كنت معك حتى انظر اليه . فقال رسول الله ﷺ اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتی ۔ (ابوداؤد، مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں تاکہ میں بھی اس کو دیکھ لیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تم تو جنت میں میری امت میں سے سب سے پہلے داخل ہوگے۔

(۱۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعمال کی فضیلت۔

عن عمر ذكر عنده ابو بكر فبكى و قال وددت ان عملی كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه و ليلة واحدة من لياله ، اما ليلتة فليلة سار مع رسول الله ﷺ الى الغار ، فلما انتهيا اليه ، قال والله ! لا تدخله حتى ادخل قبلك ، فان كان فيه شئ اصابنی دونك ، فدخل فكسحه و وجد فی جانبه ثقبا فشق ازاره و سدها به و بقی منها اثنان ، فالقمها رجليه ثم قال لرسول الله ﷺ ادخل فدخل رسول الله ﷺ و وضع راسه فی حجره و نام فلدغ ابو بكر فی رجله من الجحر و لم يتحرك مخافة ان ينتبه رسول الله ﷺ فسقطت دموعه على وجه رسول الله ﷺ فقال مالك يا ابا بكر ؟ قال لدغتُ فداك ابی و امی ، فتفل رسول الله ﷺ فذهب ما يجده ثم انتقض عليه و كان سبب موته . و اما يومه فلما قبض رسول الله ﷺ ارتدت العرب و قالوا لا نؤدی زكوة فقال لو منعونی عقالا لجاهدتهم عليه . فقلت يا خليفة رسول الله ! تألف الناس و ارفق بهم فقال لی اجبار فی الجاهلية و خوار فی الاسلام ، انه قد انقطع الوحی و تم الدين، أينقص الدين و انا حیّ ۔ (رزین، مشکوۃ ۵۶۴)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا، وہ رو پڑے اور فرمایا میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے تمام اعمال ان کے ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔ رات تو وہ والی جس میں وہ ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار ثور گئے تھے۔ جب غار تک پہنچے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ واللہ! آپ داخل نہ ہوں جب تک میں اندر نہ جاؤں تاکہ اگر کوئی نقصان دہ چیز ہو تو مجھ کو اس کو نقصان ہو، اس کے بعد وہ اندر داخل ہوئے اور غار کو صاف کیا، غار کے کناروں پر سوراخ دیکھے، اپنے ازار کو پھاڑ کر ان کو بند کیا، ان میں دو باقی رہ گئے جس پر انہوں نے اپنے پاؤں کو رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ داخل ہوں۔ آپ اندر آئے اور اپنے سر کو ابوبکر کی گود میں رکھ دیا اور سو گئے، اسی اثنا میں ابوبکر کو سوراخ میں سے کسی نے ڈس لیا لیکن انہوں نے اس خوف سے حرکت نہیں کی کہ آپ ﷺ جاگ نہ جائیں، ان کے آنسو آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر گرے۔ آپ ﷺ نے اٹھ کر فرمایا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! کسی نے ڈس لیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا جس سے ان کی تکلیف ختم ہو گئی۔ یہی زخم ان کے آخر میں لوٹ آیا تھا جو ان کی موت کا سبب بنا تھا۔ اور ان کا دن وہ والا جس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور عرب میں ارتداد پھیل گیا تھا اور کہنے لگے کہ ہم زکوۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تھا کہ اگر انہوں نے رسی دینے سے بھی انکار کیا تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا تھا اللہ کے رسول کے خلیفہ! لوگوں کے ساتھ الفت اور نرمی کا معاملہ کریں، مجھ سے انہوں نے فرمایا جاہلیت میں تو بہادر تھے اور اسلام میں بزدل...... اصل بات یہ ہے کہ وحی ختم ہو چکی ہے اور دین مکمل ہو چکا

ہے، کیا دین میں کمی آئے اور میں زندہ رہوں......؟

(۱۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اونچے درجے والوں میں سے ہونا۔

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ ان اهل الدرجات العلی لیرون من هو اسفل منهم کما ترون الکوا کب الطالع فی الافق من آفاق السماء، و ان ابا بکر و عمر منهم و انعما (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں اونچے درجے والے اپنے سے کم درجوں والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان پر نکلے ہوئے ستارے کو افق پر دیکھتے ہو۔ اور یقیناً ابوبکر اور عمران اوپر کے درجے والوں میں سے ہیں اور اس سے بھی بہتر ہیں۔

(۱۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن میں بڑھ جانا۔

عن الاسود بن هلال ان اعرابیا لهم قال شهدت صلاة الصبح مع النبی ﷺ ذات یوم فاقبل علی الناس بوجهه فقال رایت اناسا من امتی البارحة وزنوا، فوزن ابو بکر فوزن، ثم وزن عمر فوزن۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۲۸)

ترجمہ: ایک دیہات کے رہنے والے صحابی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے گذشتہ رات اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا وزن ہو رہا ہے۔ ابوبکر کا وزن کیا گیا تو وہ وزن میں بڑھ گئے پھر عمر کا وزن کیا گیا تو وہ بھی بڑھ گئے۔

(۱۸) نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تسلی دینا۔

عن انس ان ابا بکر حدثه قال قلت للنبی ﷺ و نحن فی الغار لو ان احدهم ینظر الی قدمیه لابصرنا تحت قدمیة، فقال یا ابا بکر ما ظنك باثنین الله ثالثهما ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۲۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر نے بیان کیا جب ہم غار (ثور) میں تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اگر ان کافروں میں سے کوئی اپنے قدم کے نیچے نظر کرلے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(۱۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے میں سب سے افضل ہونا۔

عن سالم قال قلت لابن الحنفیة ابو بکر کان اول القوم اسلاما؟ قال لا، قلت مم علا ابو بکر و بَسَق حتی لا یذکر غیر ابی بکر؟ فقال کان افضلهم حین اسلم حتی لحق بالله (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۲۹)

ترجمہ: حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے پوچھا کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے وہ سب پر فائق ہیں اور ان کی شہرت ہے کہ ان کے سوا کسی اور کا ذکر نہیں ہوتا؟ انہوں نے کہا کہ وہ ان سب میں سب سے افضل تھے جب اسلام لائے یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

(۲۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امت میں سب سے زیادہ رحم دل ہونا۔

عن ابی قلابة قال قال رسول الله ﷺ ارحم امتی ابو بکر ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۳۰)

ترجمہ: ابوقلابہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔

(۲۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنت کے پرندوں میں سے کھانا۔

عن الحسن ان النبی ﷺ نعت یوما الجنة و ما فیها من الکرامة فقال فیما یقول ان فیها لطیرا امثال البخت فقال ابو بکر یا رسول الله! ان تلك الطیر ناعمة؟ فقال النبی ﷺ یا ابا بکر! من یاکل منها انعم منها، و الله یا ابا بکر انی لارجو ان تکون ممن یاکل منها ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ص۳۱)

ترجمہ: حسن بصری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ جنت اور اس کی جو نعمتیں ہیں ان کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایسے پرندے ہیں جیسے بختی اونٹ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ پرندے تو بہت اچھے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ ان کو کھائیں گے وہ ان پرندوں سے بھی زیادہ اچھے ہوں گے، اور ابوبکر! اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو ان کو کھانے والے ہیں۔

(۲۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا کسی کا نہ ہونا۔

عن عمرو بن میمون عن ابیه قال قال رجل لعمر بن الخطاب ما رأیت مثلك۔ قال رأیت ابا بکر؟ قال لا،

قال لو قلت نعم، انی رأیته لأوجعتك۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۱)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا تم نے ابوبکر کو دیکھا تھا؟ اس کہا نہیں۔ فرمایا کہ اگر تم یہ کہتے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے (اور پھر یہ بات میرے بارے میں کہتے) تو میں تم کو سزا دیتا (کیونکہ ابوبکر جیسا کوئی نہیں)۔

(۲۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے کوئی نہیں ہوسکتا۔

عن ابن عباس قال قال عمر لأن اقدم فتضرب عنقی احب الی من ان اتقدم قوما فیهم ابو بکر۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسے لوگوں میں آگے بڑھ جاؤں جن میں ابوبکر ہوں اس سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آگے بڑھ کر میری گردن ماردی جائے۔

(۲۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلاموں کو آزاد کرنا۔

عن هشام بن عروة عن ابیه قال اعتق ابو بکر ممن کان یعذب فی الله سبعة: عامر بن فهیرة، و بلالا، و زنیرة، و ام عبیس، و النهدیة، و ابنتها، جاریة بنی عمرو بن مؤمل۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان سات لوگوں کو آزاد کیا جن کو اسلام لانے کی پاداش میں سزا دی جاتی تھی۔ ان کے نام یہ ہیں: عامر بن فہیرہ، بلال، زنیرہ، ام عبیس، نھدیہ، اور ان کی بیٹی، بنی عمرو بن مؤمل کی ایک باندی (لبیبہ)۔

(۲۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی امتی کو فضیلت دینا موجب سزا ہے۔

عن عامر ان عمر قال لا اسمع بی احدا فضلنی علی ابی بکر الا جلدته اربعین۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں نے کسی کے بارے میں بھی سنا کہ وہ مجھے ابوبکر پر فضیلت دیتا ہے تو میں اس کو چالیس کوڑے لگاؤں گا۔

(۲۶) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنا۔

عن سهیل عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ نعم الرجل ابو بکر۔ (وهو جزء الحدیث، مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۷، و مثله فی الترمذی، مشکوٰة ۵۸۶)

ترجمہ: حضرت سہیل اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر بہترین آدمی ہیں۔

(۲۷) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرب کا سردار کہنا۔

عن ابی خالد ان عائشة نظرت الی رسول الله ﷺ فقالت یا سید العرب، قال انا سید ولد آدم و لا فخر، و ابوكِ سید کهول العرب۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا اے عربوں کے سردار۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر فخر نہیں کرتا اور تمہارے والد عربوں کے بڑی عمر والے لوگوں کے سردار ہیں۔

(۲۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرشتوں کا ہونا۔

عن علی بن ابی طالب قال قیل لی و لأبی بکر الصدیق یوم بدر مع احد کما جبریل، و مع الآخر میکائیل، و اسرافیل ملك عظیم یشهد القتال، او یقف فی الصف۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۴)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بدر والے دن مجھ سے اور ابوبکر صدیق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے، اور اسرافیل ایک بڑا فرشتہ ہے جو لڑائی میں حاضر ہوتا ہے یا لڑائی کی صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

(۲۹) جنت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کی خواہش۔

عن الحسن قال قال عمر وددت انی من الجنة حیث اری ابا بکر۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۵)

ترجمہ: حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جنت میں ایسی جگہ ہوں جہاں سے ابوبکر کو دیکھ سکوں۔

(۳۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن کا عمل تمام لوگوں کے اعمال سے افضل ہے۔

عن الحسن قال قال رجل لعمر : یا خیر الناس ! فقال انی لست بخیر الناس ، فقال و الله ما رأیت قط رجلا خیراً منك ، قال ما رایت ابا بکر ؟ قال لا ، قال لو قلت نعم لعاقبتك ، قال و قال عمر من ئلهم بینی و بین ابی بکر ، یوم من ابی بکر خیر من آل عمر ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۵)

ترجمہ: حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر کو کہا اے لوگوں میں سب سے بہتر آدمی ۔ آپ نے فرمایا میں لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں ۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے آپ سے بہتر آدمی نہیں دیکھا ۔ آپ نے پوچھا تم نے ابوبکر کو نہیں دیکھا ؟ اس نے کہا نہیں ۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم ہاں کہتے تو میں تم کو سزا دیتا ۔ اور فرمایا کہ کون میرے اور ابوبکر کے درمیان ہوگا ۔ ابوبکر کا ایک دن کا عمل بھی آل عمر سے بہتر ہے ۔

(۳۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر حال میں نافع ہیں ۔

عن الربیع قال مکتوب فی الکتاب الاول مَثَل ابی بکر مثل القطر حیثما وقع نفع ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۳۶)

ترجمہ: ربیع کہتے ہیں کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ابوبکر کی مثال بارش کے قطرے کی ہے کہ جہاں بھی گرے گا فائدہ دے گا ۔

(۳۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے ہیں ۔

عن ابن عمر قال خرج الینا رسول الله ﷺ ذات غداة فقال رایت اُنفا کأنی اعطیت المقالید و الموازین ، فاما المقالید : فهذه المفاتیح ، فوضعت فی کفة و وضعت امتی فی کفة فرجحت بهم ، ثم جیء بابی بکر فرجح ثم جیء بعمر فرجح ثم جیء بعثمان فرجح ، ثم رفعت ۔ قال فقال رجل فاین نحن قال حیث جعلتم انفسکم ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صبح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مقالید اور ترازو دیئے گئے ہیں ۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں ، پھر مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا ، میں وزن میں بڑھ گیا ۔ پھر ابوبکر کو رکھا گیا وہ بھی بڑھ گئے ، پھر عمر کو لایا گیا وہ بھی بڑھ گئے ، پھر عثمان کو لایا گیا وہ بھی بڑھ گئے ، اس کے بعد وہ ترازو اٹھا لیا گیا ۔ ایک آدمی نے عرض کیا ہم کہاں گئے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں تم لوگ اپنے آپ کو رکھو ۔

(۳۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق ہیں ۔

عن محمد قال ذکر رجلان عثمان فقال احدهما قتل شهیدا ، فتعلق به الاخر فاتی به علیا فقال ان هذا یزعم ان عثمان بن عفان قتل شهیدا قال قلتَ ذاك ؟ قال نعم ، اما تذکر یوم اتیت النبی ﷺ و عنده ابو بکر و عمر و عثمان فسألت النبی ﷺ فاعطانی ، و سالت ابا بکر فاعطانی و سالت عمر فاعطانی و سالت عثمان فاعطانی ، فقلت یا رسول الله ادع الله ان یبارك لی ۔ قال و مالك لا یبارك لك و قد اعطاك نبی و صدیق و شهیدان ؟ فقال علی دعه ، دعه ، دعه ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۷)

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت عثمان کا ذکر کیا ، ان میں سے ایک نے کہا کہ ان کو شہید کیا گیا تھا ۔ دوسرا آدمی اس کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا اور کہا کہ اس کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان کو شہید کیا گیا تھا ۔ حضرت علی نے پوچھا تم نے یہ کہا ہے ؟ اس نے کہا ہاں ، کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تھا اس وقت ان کے پاس حضرت ابوبکر ، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے ۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے عطا فرمایا ۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر سے مانگا انہوں نے بھی دیا ، حضرت عمر سے مانگا انہوں بھی دیا اور حضرت عثمان سے مانگا تو انہوں بھی دیا ۔ پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ اس میں برکت عطا فرمائے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہیں برکت کیوں نہیں دے گا جب کہ تم کو ایک نبی نے ، ایک صدیق نے اور دو شہیدوں نے دیا ہے ۔ یہ سن کر حضرت علی نے تین مرتبہ فرمایا اس کو چھوڑ دو ۔

(۳۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونا ۔

عن زید بن یُثَیع قال کان ابو بکر مع رسول الله ﷺ یوم بدر علی العریش ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ۱۷ ص ۴۸)

ترجمہ: حضرت زید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے عریش (سائبان) پر تھے ۔

(۳۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا ۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لکل اهل عمل باب من ابواب الجنة یدعون منه بذالك العمل ،

فلاهل الصيام باب يقال له "الريان". فقال ابو بكر يا رسول الله فهل من احد يدعیٰ من تلك الابواب كلها ؟ قال نعم و انی ارجو ان تكون منهم يا ابا بكر ۔ (مصنف ابن ابی شيبة ج ۱۷ ص ۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عمل کرنے والوں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے۔ روزے داروں کے لئے ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہی ہو۔

(۳۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہیں۔

عن جابر قال قال عمر ابو بكر سيدنا و اعتق سيدنا يعنی بلالا ۔ (مصنف ابن ابی شيبة ج ۱۷ ص ۴۹)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے آقا بلال کو آزاد کرنے والے ہیں۔

(۳۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمام فرشتے جنت کی طرف بلائیں گے۔

عن ابی صالح رفعه الی النبی ﷺ قال من انفق زوجين مما يملك فكل خزنة الجنة يدعوه يا عبد الله، يا مسلم، هذا خير هلم اليه، فقال ابو بكر يا رسول الله هذا رجل لا توی عليه ان ترك بابا دخل من الآخر، فحطا النبی ﷺ كتفه بيده، ثم قال والله لاطمع ان تكون منهم، و الله ما نفعنی مال ما نفعنی مال ابی بكر، قال فبكی ابو بكر ثم قال و هل هدانی الله و رفعنی الا بك، (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۷۹)

ترجمہ: حضرت ابو صالح نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس نے بھی دو جوڑے اپنی مملوکہ چیزوں میں سے خرچ کیا جنت کے فرشتے اس کو بلائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے بندے، اے مسلمان یہ بہتر ہے یہاں آجاؤ۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی پر تو کوئی نقصان نہیں کہ اگر ایک دروازے سے داخل نہیں ہوا تو دوسرے سے داخل ہو جائے گا۔ یہ سن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کندھے اپنے دست مبارک سے ہلائے اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔ اللہ کی قسم مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے دیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رو پڑے اور فرمایا اللہ نے مجھے ہدایت اور بلندی آپ ہی کی وجہ سے تو عطا فرمائی ہے۔

(۳۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مضبوط تعلق۔

عن سعيد بن المسيب قال كان رسول الله ﷺ يقضی فی مال ابی بكر كما يقضی الرجل فی مال نفسه ۔ (و هو جزء الحديث، فضائل الصحابة لامام احمد ص ۷۹)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر کے مال میں اس طرح تصرف فرماتے تھے جس طرح آدمی اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔

(۳۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ سمجھتے تھے۔

عن ابن عمر قال ما كنا نختلف فی عهد رسول الله ﷺ ان الخليفة بعد رسول الله ﷺ ابو بكر و ان الخليفة بعد ابی بكر عمر و ان الخليفة بعد عمر عثمان ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۱۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ہمارے درمیان اس بات میں اختلاف نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر اور ان کے بعد حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان خلیفہ ہوں گے۔

(۴۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے تکلفی۔

عن انس بن مالك قال كان النبی ﷺ يدخل بيت ابی بكر كانه يدخل بيته و يصنع بمال ابی بكر كما يصنع مال نفسه ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۱۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر کے گھر میں اس طرح داخل ہوتے تھے جیسے اپنے گھر میں اور اس طرح ان کے مال میں تصرف فرمایا کرتے تھے جیسے اپنے مال میں۔

(۴۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فتنوں کا مقابلہ کرنا۔

عن عائشة انها كانت تقول قبض النبی ﷺ فارتدت العرب و اشرأبّ النفاق فی المدينة، فلو نزل

بالجبال الرواسی ما نزل بابی لھاضھا ، فو الله ! ما اختلفوا فی نقطة الا طار ابی بحظھا و عنائھا فی الاسلام ۔ (وھو جزء الحدیث، فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۱۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو عرب میں ارتداد پھیل گیا اور مدینہ میں نفاق بلند ہو گیا۔ اگر مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ فتنے آجاتے جو میرے والد صاحب پر نازل ہوئے تو ان کو بھی توڑ دیتے۔ اللہ کی قسم صحابہ میں کسی بھی بات پر اختلاف نہیں ہوا مگر والد صاحب اس کی ٹھیک سمت اور اسلام کے فائدے کی طرف گئے۔

(۴۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت نہج نبوت پر ہے۔

عن عبد خیر قال سمعته یقول قام علی علی المنبر فذکر رسول الله ﷺ فقال قبض رسول الله ﷺ و استخلف ابو بکر فعمل بعمله و سار بسیرته ۔ حتی قبضه الله علی ذالك ۔ (وھو جزء الحدیث، فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۲۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کا ذکر فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا، وہ آپ ﷺ جیسے اعمال کرتے رہے اور ان کی سیرت پر چلتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے اسی حالت پر ان کو وفات دے دی۔

(۴۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے خاص دوست ہیں۔

عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ ان ابا بکر خلیلی ۔ (وھو جزء الحدیث، فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۲۴)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے خلیل (خاص دوست) ہیں۔

(۴۴) نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی میں امام بنانا۔

عن ابن عباس قال لما مرض النبی ﷺ امر ابا بکر ان یصلی بالناس ،ثم وجد خفة فخرج، فلما احس به ابو بکر اراد ان ینکص فاومأ الیه النبی ﷺ فجلس الی جنب ابی بکر عن یساره و استفتح من الآیة التی انتھی الیھا ابو بکر ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۳۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، (انہوں نے تعمیل ارشاد میں نماز شروع کر دی) پھر آپ ﷺ کو بیماری میں کمی محسوس ہوئی تو آپ باہر تشریف لائے، جب حضرت ابوبکر کو اس کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے آنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو رکنے کا اشارہ کیا اور ان کی بائیں طرف پہلو میں بیٹھ گئے اور اسی آیت سے شروع کیا جہاں تک ابوبکر پہنچے تھے۔

(۴۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر سب صحابہ کا اتفاق۔

عن ابی الجحّاف قال لما بویع ابو بکر فبایعه علی و اصحابه قام ثلاثا یستقیل الناس یقول ایھا الناس قد اقلتکم بیعتکم ھل من کاره ؟ قال فیقوم علی فی اوائل الناس فیقول و الله لا نقیلك و لا نستقیلك ابدا ، قدمك رسول الله ﷺ تصلی بالناس فمن ذا یؤخرك ؟ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۶۲)

ترجمہ: ابوجحّاف کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی تو حضرت علی اور صحابہ نے بھی بیعت کی۔ حضرت ابوبکر تین دن تک کھڑے ہو کر لوگوں سے کہتے رہے کہ اے لوگوں میں نے تم کو اپنی بیعت سے آزاد کر دیا، کیا کوئی اس کو ناپسند کرنے والا ہے؟۔ لوگوں میں سب سے پہلے حضرت علی کھڑے ہوتے اور کہتے کہ اللہ کی قسم ہم آپ کی بیعت بھی ختم نہیں کریں گے اور آپ کو استعفا بھی نہیں دینے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آگے کیا تھا، اب کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے؟۔

(۴۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنتی اعمال کرنا۔

عن منصور قال قال النبی ﷺ من اصبح منکم الیوم صائما ؟ قال الصدیق انا ۔ قال من تصدق منکم الیوم علی سائل بشیء ؟ قال قال الصدیق انا ۔ قال من عاد منکم الیوم مریضا ؟ قال قال الصدیق انا ۔ قال من شیع منکم الیوم جنازة ؟ قال قال الصدیق انا ۔ فقال رسول الله ﷺ ما کان الله لیجمع ھذه الخصال الا لرجل من اھل الجنة ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۶۶)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا میں نے ۔آپ ﷺ نے پوچھا آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا آج مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا آج جنازہ کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ساری صفات جنتی آدمی کے اندر ہی جمع کرتے ہیں۔

(۴۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

عن ابی سریحة قال سمعت علیا وھو علی المنبر یقول کان اواھا منیب القلب یعنی ابا بکر ۔ (وھو جزء الحدیث ،فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۷۰)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ حضرت ابوبکر خوب آہ زاری کرنے والے اور دل سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

(۴۸) حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مؤمن اور صدیق بتانا۔

عن ابی ھریرة ان رسول اللہ ﷺ قال لیلة اسری به لجبریل علیه السلام ان قومی لا یصدقونی ۔ فقال له جبریل بلی یصدقك ابو بکر الصدیق (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۷۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات نبی اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کرتی۔ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں! ابوبکر صدیق آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴۹) حضرت ابوبکر کی مخالفت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا شرم کرنا۔

عن الشعبی قال قال عمر انی لأستحیی من ربی ان خالف ابا بکر (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۷۷)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں شرم آتی ہے کہ میں ابوبکر کی مخالفت کروں۔

(۵۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے ہونے کی نبوی ممانعت۔

عن ابی الدرداء قال رآنی رسول اللہ ﷺ أمشی امام ابی بکر ، فقال یا ابا الدرداء أ تمشی امام من ھو خیر منك فی الدنیا و الآخرة ؟ ما طلعت الشمس و لا غربت علی احد بعد النبیین و المرسلین افضل من أبی بکر ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۱۸۸)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں کے بعد کوئی ابوبکر سے افضل آدمی نہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہو۔

(۵۱)) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت آسمان سے نازل شدہ ہے۔

عن الحسن قال واللہ لنزلت خلافة ابی بکر من السماء ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۲۳۸)

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضرت ابوبکر کی خلافت آسمان سے نازل شدہ ہے۔

(۵۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کا ذکر۔

عن سھل بن سعد قال کان ابو بکر لا یلتفت فی صلاته ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۲۴۹)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اپنی نماز میں ادھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے۔

(۵۳) اللہ تعالیٰ کا، نبی اکرم ﷺ کا اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اعتماد کرنا۔

عن عائشة قالت لما ثقل رسول اللہ ﷺ قال لعبد الرحمن بن ابی بکر ائتنی بکتف او لوح حتی اکتب لأبی بکر کتابا لا یختلف علیه، فلما ذھب عبد الرحمن لیقوم قال ابی اللہ و المؤمنون ان یُختلف علیك یا ابو بکر ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۲۵۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ کوئی (اونٹ کے) کندھے کی ہڈی یا تختی لاؤ تاکہ میں ابوبکر کے بارے میں ایسی بات لکھ دوں جس میں کوئی اختلاف نہ کر سکے۔ جب عبدالرحمن نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور مؤمن تمہارے بارے میں اختلاف کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

(۵۴) نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔

عن عائشة قالت صلی ابو بکر بالناس و رسول اللہ ﷺ فی الصف ۔ (فضائل الصحابة لامام احمد ص ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صف میں تھے۔

(۵۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا۔

عن علی قال رحم اللہ ابا بکر هو اول من جمع بین اللوحین (فضائل الصحابۃ لامام احمد ص ۲۸۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔

(۵۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔

عن سلمة بن الاکوع عن النبی ﷺ قال ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی ۔ (طبرانی فی الکبیر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۴۸، رقم ۳۲۵۴۵)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر نبیوں کے علاوہ سب سے بہتر آدمی ہیں۔

(۵۷) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ما صحب النبیین و المرسلین اجمعین و لا صاحب یس افضل من ابی بکر ۔(حاکم فی التاریخ، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۰، رقم ۳۲۵۶۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر سے افضل کوئی آدمی بھی تمام انبیاء اور مرسلین اور صاحب یٰسین کے ساتھ نہیں رہا۔

(۵۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے کہنا۔

عن عائشة عن النبی ﷺ قال ابو بکر منی و انا منه، و ابو بکر اخی فی الدنیا و الآخرة ۔ (مسند فردوس، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۴۸، رقم ۳۲۵۴۷)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، ابوبکر دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۵۹) اللہ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہونا۔

عن ابی بکر ان النبی ﷺ قال له یا ابا بکر! ما ظنك باثنین اللہ ثالثهما ۔ (احمد، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۰، رقم ۳۲۵۶۵)

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غار ثور میں) فرمایا تھا اے ابوبکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(۶۰) اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غلطی پکڑنے کو ناپسند کرنا۔

عن معاذ عن النبی ﷺ قال ان اللہ تعالیٰ یکره فوق سمائه ان یخطأ ابو بکر الصدیق فی الأرض ۔ (طبرانی فی الکبیر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۰، رقم ۳۲۵۷۰)

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ زمین پر ابوبکر صدیق کی غلطی کو بیان کیا جائے۔

(۶۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت ہدایت ہے۔

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال یا عم رسول اللہ! ان اللہ جعل ابا بکر خلیفتی علی دین اللہ و وحیه فاسمعوا له تفلحوا و اطیعوه ترشدوا ۔ (ابن مردویه، ابو نعیم، الخطیب، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۱، رقم ۳۲۵۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ کے رسول کے چچا! بے شک اللہ نے ابوبکر کو اپنے دین اور اپنی وحی پر میرا خلیفہ بنایا ہے۔ پس تم لوگ اس کی بات سنو کامیاب ہو جاؤ گے اور ان کی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے۔

(۶۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت، ان کا شکر امت پر واجب ہے۔

عن سهل بن سعد عن النبی ﷺ قال ان امن الناس علی فی صحبته و ذات یده ابو بکر الصدیق، فحبه و شکره و حفظه واجب علی امتی ۔ (دار قطنی فی الافراد، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۲، رقم ۳۲۵۸۹)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر اپنی صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان کرنے

والا ابوبکر صدیق ہے۔اس وجہ سے ان کی محبت، ان کا شکر اور ان کی حفاظت امت پر واجب ہے۔

(۶۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے اول رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی۔

عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ قال ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت، و قال ابو بکر صدقت، و واسانی بفسه و ماله، فهل انتم تارکون لی صاحبی ۔ (بخاری، کنز العمال ج۱۱ ص۲۵۴، رقم ۳۲۶۰۶)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا تھا تو تم لوگوں نے کہا تھا تم (اس دعوت میں) جھوٹے ہو اور ابوبکر نے کہا تھا آپ (اس دعوت میں) سچے ہیں۔ اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میرے ساتھ ہمدردی کی، اب کیا تم میرے لئے میرے ساتھی کو چھوڑ و گے؟؟۔

(۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلی ہوگی۔

عن جابر عن النبی ﷺ قال ان اللہ لیتجلی للناس عامة و یتجلی لابی بکر خاصة ۔ (ابن نجار، ومثله فی ابن مردویه و حاکم، کنز العمال ج۱۱ ص۲۵۵، رقم ۳۲۶۲۶)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ لوگوں کے لئے عام تجلی فرمائے گا اور ابوبکر کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔

(۶۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رضا۔

عن انس عن النبی ﷺ قال یا ابا بکر اعطاك اللہ الرضوان الاکبر، قال ما رضوانه ؟ قال ان اللہ تجلی للناس عامة و تجلی لك خاصة ۔ (ابن مردویه، کنز العمال ج۱۱ ص۲۵۵، رقم ۳۲۶۲۷ و مثله عن جابر عند النجار)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! اللہ نے تم کو رضوان اکبر عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے عرض کیا اس کی رضوان کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی لوگوں کے لئے عام تجلی ہوگی اور تمہارے لئے خاص تجلی ہوگی۔

(۶۶) اللہ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھنا۔

عن أبی یحیی: سمع علیا یحلف لأنزل اللہ تعالی اسم أبی بکر رضی اللہ عنه من السماء صدیقا ۔ (مستدرك ج۳ ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ قسم کھا کر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق آسمان سے نازل کیا ہے۔

(۶۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا واقعۂ معراج کی فوری تصدیق کرنا۔

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: لما أسری بالنبی صلی اللہ علیه و سلم إلی المسجد الأقصی یتحدث الناس بذلك فارتد ناس فمن کان آمنوا به و صدقوه و سمعوا بذلك إلی أبی بکر رضی اللہ عنه فقالوا: هل لك إلی صاحبك یزعم أسری به اللیلة إلی بیت المقدس ؟ قال: أو قال ذلك ؟ قالوا: نعم قال: لئن کان قال ذلك لقد صدق قالوا: أو تصدقه أنه ذهب اللیلة إلی بیت المقدس و جاء قبل أن یصبح ؟ قال: نعم إنی لأصدقه فیما هو أبعد من ذلك أصدقه بخبر السماء فی غدوة أو روحة فلذلك سمی أبو بکر الصدیق ۔ هذا حدیث صحیح الإسناد و لم یخرجاه تعلیق الذهبی قی التلخیص: صحیح (مستدرك، ج۳ ص ۶۵)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو مسجد اقصیٰ تک معراج کرائی گئی تو (واپسی کے بعد) لوگ اس بارے میں باتیں کرنے لگے اور کچھ لوگ اس بارے میں متردد ہوئے اور اس کو سچ نہ جانا۔ بعض لوگ حضرت ابوبکر کے پاس گئے اور کہنے لگے آپ کو اپنے ساتھی کی خبر ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ وہ رات میں بیت المقدس سے ہوکر آئے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کیا انہوں نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا اگر انہوں نے ایسا کہا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ان کی اس بات میں بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ ایک رات میں بیت المقدس سے ہوکر صبح سے پہلے آ گئے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں تو اس سے بھی دور کی بات میں ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ صبح و شام ان کے پاس آسمان کی خبر آتی ہے۔ اسی وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(٦٨) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سبقت۔

عن علی قال کان ابو بکر سباقا بالخیر ۔ (وھو جزء الحدیث، مستدرك، ج ٣ ص ٣٥٨)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نیکیوں میں بہت سبقت کرنے والے تھے۔

(٦٨) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صفات۔

وأخرج الطبرانی عن رِبْعی بن حِرَاش قال ابن عباس قال: رحم اللہ أبا بکر، کان۔ واللہ للقرآن تالیاً، وعن المَیْلِ نائیاً، وعن الفحشاء ساھیاً، وعن المنکر ناھیاً، وبدینه عارفاً، ومن اللہ خائفاً. وباللیل قائماً، وبالنھار صائماً، ومن دنیاہ سالماً وعلی عدل البریة عازماً، وبالمعروف آمراً وإلیهِ صائراً، وفی الأحوالِ شاکراً، وللہ فی الغدو والرواح ذاکراً، ولنفسه بالمصالح قاھراً. فاق أصحابه ورعاً و کفافاً وزھداً وعفافاً وبرّاً وحِیاطة زھادة و کفاءۃ، فأعقبَ اللہ مَنْ ثَلَبه اللعائن إلی یوم القیامة ۔ (وھو جزء الحدیث حیاۃ الصحابة ص ٢٩)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ ابوبکر پر رحم کرے، واللہ! وہ قرآن کی تلاوت کرنے والے، (باطل کی طرف) مائل ہونے سے دور ہونے والے، بے حیائی کو بھولنے والے، برائی کو روکنے والے، اپنے دین کو جاننے والے، اللہ سے ڈرنے والے، رات میں قیام کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے، اپنی دنیا سے صحیح سالم نکلنے والے، لوگوں کے انصاف پر جمنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور اس کی طرف جانے والے، ہر حال میں شکر کرنے والے، اللہ کے لئے صبح وشام ذکر کرنے والے، اپنے نفس کے لئے نیک کاموں پر غالب رہنے والے تھے، اپنی ساتھیوں پر ورع، (برائیوں سے) باز رہنے، زہد، عفت، نیکی، (اچھائیاں) جمع کرنے میں، دنیا سے بے رغبتی کرنے میں اور صلاحیت میں فائق تھے۔ جوان پر عیب لگائے اللہ اس پر قیامت تک لعنتیں لگا دے۔

بھیجا گیا جو پہلی خلافت کے واسطے تخت رسول جس کو ملا آپ ہی تو ہیں
جس نے صداقتوں کے نہ بجھنے دیئے چراغ ہر وار جس نے ہنس کے سہا آپ ہی تو ہیں
جس کے لبوں نے پھول تراشے گلاب کے ڈھانپے ہیں جس نے سر وہ رِدا آپ ہی تو ہیں
ہر باغی رسول و صلوۃ و زکوۃ سے پہلا جہاد جس نے کیا آپ ہی تو ہیں
جس نے نیا کفن بھی ہرگز قبول نہ کیا پیغمبروں کا عکس علٰی آپ ہی تو ہیں
کرتی ہے یاد جن کی رفاقت کو غار ثور دو میں سے ایک مردِ خدا آپ ہی تو ہیں

ھذا العتیق الذی لا النار تلمسه و لا تلبس یوما قلبه الوجف

اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے اسلام نے عزت پائی ہے محبوبِ خدا کے یاروں سے

نبی کے نقش قدم صحابہ	وفا کا اونچا علَم صحابہ